



## سوال

(255) وراثت میں بیوی اور دو لڑکیاں ایک بھائی ہو تو؟

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین متین اس مسئلہ میں کہ زید اپنی زوجہ اور دو لڑکیاں ایک حقیقی بھائی اور ایک بہن چھوڑ کر انتقال کیا۔ زید کے ذمہ عورت کا دین مہر واجب الاداء ہے و نیز زید اپنی حین حیوة میں اپنی عورت کا ایک زبور لپنے بھائی کو دے دیا تھا، وہ زبور عورت کو واپس نہ دیا اور زید کی شادی کے وقت اپنی عورت کو زبور بنانے کے لیے ساس کے گھر کی طرف سے دو سو روپیہ چینی تھے اس دو سو روپیہ سے بھی زبور نہ بنایا۔ پس اس صورت میں زید کے مال متروکہ میں سے کس طرح تقسیم کیا جائے، اور مذکورہ صورت زبور اور روپے کے لیے شریعت کا کیا حکم ہے۔ منوالہ تو جروا فقط

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اگر زید نے اپنی بیوی کا مملوکہ زبور اپنی ذمہ داری پر لپنے بھائی کو دیا تھا،

تو یہ زبور زید کے ذمہ قرض ہے۔ اور وہ اپنی بیوی کا مفروض مرا، اور شادی کے وقت اس کی ساس نے جو دو سو روپے اس کی اپنی بیٹی (زید کی منکوحہ)

کے لیے زبور بنوانے کے واسطے دی تھی وہ اس کی ساس ہی کی ملکیت ہیں۔

(ذہب الجمهوری ان الہدیۃ لا تقتل الی الہدی الیہ الابان یقبضہا ہو وکیلتہ (فتح الباری) اور جب زید نے ان روپوں کے زبور بیوی کے لیے نہیں بنوائے بلکہ یہ روپے خود رکھ لیے، تو یہ روپے بھی اس کے ذمہ قرض ہوئے جن کا ضمان اس کے ذمہ لازم ہے، اس صورت مسئولہ میں اس کے کل متروکہ مال سے پہلے بیوی کا دین مہر اور زبور مذکور کی قیمت اس کی بیوی کو، اور مذکورہ دو سو روپے اس کی ساس کو دینے جائیں گے۔ اس کے بعد اس کا بقیہ ترکہ بہتر سهام پر تقسیم ہو کر آزادانہ جملہ تو سهام بیوی کو، اور چوبیس چوبیس سهام اس کی ہر ایک لڑکی کو، اور دس سهام اس کے بھائی کو، اور پانچ سهام اس کی بہن کو ملیں گے۔

صورة المسئلة هكذا

زید مسئلہ: 24 تصحیح 72

زوجہ بنت بنت اخ حقیقی اخت حقیقی



مجلس البحث الإسلامي  
محدث فتویٰ

9/3...24/8...24/8...5/5...15/5

نقشہ کے لیے کتاب کا مطالعہ کریں۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2 - کتاب الفرائض والہبۃ

صفحہ نمبر 467

محدث فتویٰ